فلسفہ ہیومنزم اور مذہب کی طرف ہیومنزم کا نقطہ نظر

سعدیہ ناز*
ضیاء الرحمٰن**

Abstract

Humanism is a philosophical and ethical stance that emphasizes the value and agency of human beings, individually and collectively, and generally prefers critical thinking and evidence (rationalism and empiricism) over acceptance of dogma or superstition.Humanism as a philosophy today can be as little as an perspective on life or as much as an entire way of life; the common feature is that it is always focused primarily on human needs and interests. Philosophic Humanism can be distinguished form other forms of humanism precisely by the fact that it constitutes some sort of philosophy, whether minimalist or far-reaching, that helps define how a person lives and how a person interacts with other humans. Humanism is a rational philosophy informed by science, inspired by art, and motivated by compassion. Affirming the dignity of each human being, it supports the maximization of individual liberty and opportunity consonant with social and planetary responsibility. It advocates the extension of participatory democracy and the expansion of the open society, standing for human rights and social justice. Free of supernaturalism, it recognizes human beings as a part of nature and holds that values-be they religious, ethical, social, or political-have their source in human experience and culture. Humanism thus derives

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامی و مذہبی مطالعہ، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ
** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ تعلیم، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

the goals of life from human need and interest rather than from theological or ideological abstractions, and asserts that humanity must take responsibility for its own destiny. Humanism is a democratic and ethical lifestance which affirms that human beings have the right and responsibility to give meaning and shape to their own lives. It stands for the building of a more humane society through an ethics based on human and other natural values in a spirit of reason and free inquiry through human capabilities. It is not theistic, and it does not accept supernatural views of reality.

Key words :Humanism ,philosophy, Religion, human interest, view about supernatural

ہیومنزم کو مغرب میں لوگوں کی اکثریت کی طرف سے ایک مثبت خیال تصور کیا جاتا ہے .یہ امن اور بھائی چارے اور انسانیت سے محبت کے تصورات ذہن میں لاتا ہے .لیکن انسانیت کے فلسفیانہ معنی بہت زیادہ اہم ہے۔ ہیومنزم سوچ کا ایک طریقہ ہے جسکا مقصود و مرکوز صرف انسانیت ہے۔ .دوسرے الفاظ میں ہیومنزم خدا سے دورکرتاہے اور تمام تر توجہ انسان کے اپنے وجود اورتشخص پر رکھتا ہے .ہیومنزم(Humanism) اخلاقیات، سماجی اور معاشی انصاف کا ایک نظریہ ہے جو عقیدہ کے بجائے سائنس کے لیے بولا جاتا ہے۔ جس کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ انسانوں نے خود کو خود ہی بچانا ہے کسی خدا نے نہیں اور نہ کسی خدا کی ضرورت ہے۔ فطری طور پر ہی انسان کے اندر یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ اپنی عقل، سمجھ اور تجربے کی بنیاد پر اپنے اچھے برے کا فیصلہ کر سکتا ہے .ہیومنزم کا یہ عقیدہ آج مغرب کا نظریہ بن چکا ہے۔ اس نظریے میں تمام فیصلے اپنی سمجھ، فہم، شعور اور عقل کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں اپنے لئے بھی اور باقی انسانوں کے بارے میں بھی۔ وحی یا الہامی تعلیمات کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ انسانیت یا انسان پرستی کا بنیادی فلسفہ ہے کہ انسانوں کے درمیان مذہب،نسل،رنگ،جغرافیہ اورمال وغیرہ کو اساس تفریق نہ بنایاجائے۔ بظاہر یہ فلسفہ بہت اچھا اور خوشنما لگتا ہے لیکن اس کا اصل مقصد لوگوں کو لادین بنانا ہے۔

ہیومنزم کا تعارف

لفظHumanismلاطینی تصورhumanitas سے لیا گیا ہے جسکا مطلب ہے انسانی اخلاق کی ترقی۔ اس کے مختلف معنی ہیں مثال کے طور پر رحمدلی ،احسان، ہمدردی وغیرہ۔[۱] یہ انیسویں صدی میں - ismکے اضافے کے ساتھ انگریزی زبان میں داخل ہوا۔ یہ لفظ humanitasسب سے پہلے مارکس کائیکرو[۲] نے استعمال کیا۔ اسکے مطابق اسکا مطلب ہے Cultivation of Mind.یعنی علم کے ذریعے ذہن کی استعداد کار کو بڑھانا اور اور ایسی مخصوص تعلیم جو عوام کی خدمت کے لئے موزوں ہو۔[۳]

ہیومنزم ایک فلسفہ یا دنیا کے بارے میں سوچ کا ایک طریقہ ہے .ہیومنزم ایک ایسا اخلاقی تصور ہے جو ہمیں بتاتاہے کہ لوگوں کو کس طرح رہنا اور کام کرنا چاہئے . جو لوگ ہیومنزم کے اس تصور کو مانتے ہیں ان کو ہیومنزم کے داعی (Humanists)کہا جاتا ہے۔[۴]

موجودہ جدید دور میں، ہیومنزم سیکولر ازم کے قریب ہے یہ ایک غیر مذہبی نقطہ نظر اور اس سے مراد ہے دنیا کو سمجھنے کے لئے مذہب کے بجاے سائنس کی طرف رجوع کرنا۔[۵]

1933 میں شکاگو یونیورسٹی کی طرف سے منعقدہ ایک کانفرنس میں پہلا انسان منشور (Humanist Manifesto)جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ ہیومنزم اخلاقیات،سماجی اور معاشی انصاف کا ایک نظریہ ہے جو عقیدہ کے بجائے سائنس کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس میں یہ خیالات شامل ہیں:

کائنات خود ہی موجود ہے اس کوکسی نے پیدا نہیں کیا۔

لوگوں کے پاس فیصلے کا اختیار ہو کہ وہ اپنی زندگی کس طرح گزارنا چاہتے ہیں

انسانیت پرست فیصلہ کرے کہ کس چیز کا انتخاب بہتر ہے اور انتخاب بھی وہ جو انسانی زندگی کو بہتر بنانے میں مدد دے۔[۶]

ہیومنزم کا تاریخی پس منظر:

دوسری صدی عیسوی میںAulus Gellius[۷] نے اس تصور کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:

لاطینی بولنے والے اور درست طریقے سے زبان کا استعمال کرنے والے لفظ

Humanitas کو صحیح معنی نہیں دیتے۔جیسا کہ عمومی طور پر اس نام سے اس کے معنی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تمام انسانوں کے لئے امتیاز کے بغیر اچھے احساسات اور دوستانہ روح رکھنا۔ لیکن یونانیوں کے ہاں یہ تعلیم و تربیت اور لبرل آرٹس میں مہارت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔[۸]

Aulus Gellius مزید یہ کہتا ہے:

Humanitas عام طور پر انسان دوستی کے متبادل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے یا رحم دلی اور انسانوں کو فائدہ دینا۔مگر اسکا عام استعمال غلط ہے، اور اس طرح لاطینی ماڈل ادیبوں جیسا کہ مارکس کائیکرو اور دوسرے اس لفظ کو"انسانی "یا" شائستہ "سیکھنے کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اور یوں اس تصور کے بعد Gellius پسندیدہ اطالوی Renaissance مصنف بن گیا۔ اور اس کے بعد پندرہویں صدی میں اٹلی اساتذہ اور فلسفہ، شاعری اور بیان بازی کے علماء نے خود کو "انسانیت کے پیروکار" کہا۔[۹]

تاہم Humanitas میں وہ دونوں معنی شامل ہیں جو شروع سے رائج ہیں اور موجودہ Humanism سے اخذ شدہ ہیں یعنی انسانی فلاح و فائدہ کا علم۔[۱۰]

نشاۃِ ثانیہ یا تحریکِ احیائے علوم :

پندرہویں صدی کے وسط تک یورپ جہالت اور پسماندگی کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ عوام ذہنی جمود کا شکار اور ترقی کے مفہوم سے ناآشنا تھے۔یورپ میں 1450 سے 1600 تک کے زمانے کو یورپ میں تہذیب اور انسانیت کی دوبارہ پیدائش (Rebirth) کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ تحریک اٹلی سے شروع ہو کر شمالی یورپ تک پھیل گئی تھی۔ اسی لئے اِبتدائی عہد کو اطالوی نشاۃ ثانیہ یا (Italian Renaissance) بھی کہا جاتا ہے۔[۱۱] اِس عہد میں فنون، سائنس اور اَدب میں اہلِ یورپ نے غیر معمولی ترقی کی۔ آرٹ میں نشاۃِ ثانیہ کے فنکاروں نے فطری انداز کو دوبارہ زندہ کیا جیسا یونان کے کلاسیکی انداز کے برعکس قدیم رومن تہذیب میں پسند کیا جاتا تھا۔ منظر میں قریب اور دور کے تاثر یا فاصلے(perspective) کو سائنسی انداز میں بنایا گیا۔ یونانیوں نے انسانی جسم، عمارتوں اور پینٹنگ کے جو تناسب طے کیے تھے اُنہیں اِس عہد میں دوبارہ مقبولیت حاصل ہوئی۔

آرٹسٹوں میں اِس انقلاب کے اہم نمائندے مائکل اینجلو (Michelangelo) [۱۲]

اور لینارڈو ڈا ونچی (Leonardo Da Vinci)[۱۳] ہیں۔ اسی طرح سائنس دانوں میں گلیلیو (Galileo)[۱۴] اور اَدب میں شیکسپیئر[۱۵] (Shakespeare) نمایاں افراد میں شامل ہیں۔

Renaissance ہیومنزم افادی نقطہ نظر تھا جو کہ قرون وسطیٰ کے اصول متکلمین کے ساتھ منسلک تنگ نظری کی تصویر کشی تھا۔[۱۶]

اوائل اطالوی ہیومنزم جس میں کئی طریقوں سے قرون وسطیٰ کے گرائمر اور بیان بازی کی روایات جاری تھی محض پرانی سہ فنونی علوم فراہم نہیں کیے بلکہ یونیورسٹوں اور سکولوں کے نصاب میں اسکی اصل گنجائش،مواد اور اہمیت میں اضافہ کیا۔ گرائمر اور بیان بازی میں نا صرف تاریخ بلکہ شاعری کو بھی شامل کیا۔[۱۷]

اطالوی ہیومنزم ایک وسیع ثقافتی طریقہ کار تھا یہ عہد رفتہ کی ادبی و ثقافتی ورثہ اور فلسفہ اخلاق کی بحالی کا ایک پروگرام تھا۔اس کے اہم مراکز میں فلورنس،روم،وینس اور جینوا شامل ہیں۔

پندرھویں صدی کے آخر میں اٹلی میں ہیومنسٹ کے اس تعلیمی پروگرام نے کافی مقبولیت حاصل کی۔اعلیٰ کلاس کے کافی لوگوں نے اس پروگرام سے استفادہ حاصل کیا۔ ابتدائی ہیومنسٹ قدیم مسودات کو بھی جمع کرتے تھے اس تحریک کے لیے کام کرنے والے بہت سے لوگ چرچ کے اعلیٰ حکام اور ناظم چرچ،چانسلراور وکیل اور اپنے وقت کے مشہور اور اعلیٰ پائے کے سکالر تھے ان میں,پیٹرارچ (Petrarch)[۱۸] اورسالوتاتی (Salutati)[۱۹] کے نام قبل ذکر ہیں۔ اور اس وجہ سے سولہویں صدی کے اوائل میں کئی پوپ ہیومنزم کے حامی تھے۔[۲۰]

نشاط ثانیہ اور ہیومنزم

برکے کے مطابق

کچھ طریقوں سے ہیومنزم ایک فلسفہ نہیں بلکہ سیکھنے کا ایک طریقہ تھا.قرون وسطیٰ کے تعلیمی طریقے کے برعکس مصنفین اور انسانیت کے حامیوں کے درمیان تضادات کو حل کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی کہ وہ اصل قدیم متن کا مطالعہ کریں اور علمی ثبوت کے زریعے ان متون

سے استدلال کریں. ہیومنسٹ تعلیم اصل میں، 'Studia Humanitatis' کے پروگرام پر مبنی تھا جس میں پانچ چیزوں کا مطالعہ کیا جا رہا تھا جس میں شاعری،گرائمر، تاریخ، اخلاقی فلسفہ اور بیانات شامل ہیں اور اس تحریک نے قدیم یونانی اور رومی اقدار، زبان، ادب کو بحال کیا۔[۲۱] سب سے بڑھ کر انسانی دماغ کی منفرد اور غیر معمولی صلاحیت کا پر زور دیا۔[۲۲]

ابتدائی جدید دور میں ہیومنزم کے حامی سکالرز نے عقلی مناظر کو شکل دی۔ سیاسی فلسفیوں نکولو میکیاولی(Machiavelli Niccolò)[۲۳] اور تھامس مور(Thomas More)[۲۴] یونانی اور رومن مفکرین کے نظریات بحال کیا اور معاصر حکومت ان نظریات کا اطلاق کیا۔

ہیومنزم کے حامیوں کا خیال ہے کہ زندگی کی طرف ایک مکمل دماغ اور جسم کے ساتھ بڑھنا ضروری ہے۔اور یہ آگے بڑھنے کا عقیدہ تعلیم کے زریعے آ سکتا ہے۔ہیومنزم کا مقصد ایک عالمگیر انسان کو پیدا کرنا ہے جس کی شخصیت ذہنی اور جسمانی برتری کا مجموعہ ہو اور وہ کسی بھی صورت حال میں باعزت کام کرنے کے قابل ہو۔[۲۵]

یہ نظریہ قدیم یونانی ورومی نظریہ سے لیا گیا ہے۔ نشاط ثانیہ کے دوران تعلیم بنیادی طور پر قدیم ادب اور تاریخ پر مشتمل تھی یہ بھی خیال تھا کہ قدیم نظریہ نے اخلاقی ہدایات اور انسانی رویے کی ایک انتہائی تفہیم فراہم کی ہے۔

ہیومنزم کی پیدائش کے اسباب:

ہیومنزم کی پیدائش کا سبب کلیسا ئی نظام کی حاکمیت مثلاً مسیحیت کے احکام اور بنیادی عقائد کا کمزور ہونا،فہم دین او راس کی آگاہی پر ایمان کے مقدم ہونے کی ضرورت، مسیحیت کی بعض غلط تعلیمات جیسے انسان کو فطرتاً گنہگار سمجھنا،جنت کی خرید و فروش، مسیحیت کاعلم و عقل کے خلاف ہونا، علمی وعقلی معلومات پر کلیسا کی غیر قابل قبول تعلیمات کی تعمیل کرنا وغیرہ نے اس زمانے کے رائج و نافذ دینی نظام یعنی مسیحیت کی حاکمیت سے روگردانی کے اسباب فراہم کیے نیز روم او رقدیم یونان کو آئیڈیل قرار دیا کہ جس نے انسان اور اس کی عقل کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ مذکورہ اسباب سے اپنی حفاظت کی تلاش میں کلیسا،اجتماع اور سیاست کے میدان سے دین کے پیچھے ہٹ جانے کا ذریعہ بنا۔[۲۶]

ہیومنزم کا محور ومرکوز:

ہیومنزم ہر چیز کے محور و مرکز کے لئے انسان کو معیار قرار دیتی ہے[۲۷]ہیومنزم کا محو و مرکز انسان اور انسانی بھلائی ہے جس میں کسی مذہب کی گنجائش نہیں۔

ہیومنزم کے تصورات و نظریات:

ہیومنزم کے جدید ترجمانوں میں سے ایکCorliss Lamont[۲۸] اپنی کتاب *The Philosophy of Humanism* میں لکھتے ہیں۔

ہیومنزم یقین رکھتا ہے کہ فطرت کلی طورپر حقیقت سے بنی ہے اور یہا ںکوئی مافوق الفطرت وجود ہے ہی نہیں۔ اور ہمارے نظام کائنات میں کوئی مافوق الفطرت یا ابدی خدا نہیں ہے۔[۲۹]

Humanism الحاد(atheism) کے تقریبا جیسا ہے، اور Humanists نے اس حقیقت کو آزادانہ طور پر تسلیم کیا ہے . گزشتہ صدی میں ہیومنزم کے حامیوں کی طرف دو اہم منشور پیش کیے گئے تھے .پہلا1933 میں شائع کیا گیا تھا، اور اس وقت کے کچھ اہم افراد کی طرف سے دستخط کئے گئے تھے .چالیس سال بعد، 1973 میں، دوسرا انسان منشور کچھ اضافے کے ساتھ پیش ہوا اس نے پہلے تصدیق کی .جس میں ہزاروں کی تعدادمیں دانشوروں، سائنسدانوں، ادیبوں اور میڈیا کے ارکان نے دستخط کئے جسکو ابھی تک "امریکی انسان ایسوسی ایشن ''کی حمایت حاصل ہے .اور اگر ہم ان منشور کا جائزہ لیں تو humanism کے تصورات کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

۱۔ Humanism کے مطابق کائنات خود سے موجود ہے اوراسکو کسی نے پیدا نہیں کیا۔

۲۔ انسان فطرت کا ایک حصہ ہے اور یہ کہ وہ ایک مسلسل عمل کے نتیجے کے طور پر ابھرا ہے.

۳۔ ہیومنزم کے مطابق زندگی کاایک نامیاتی نقطہ نظر ہے۔اور انسان کے دماغ اور جسم کے روایتی ثنویت کومسترد کر دیا جائے.

۴۔ ہیومنزم کے مطابق انسان کی مذہبی ثقافت اور تہذیب کاواضح طور پر بشریات اور

تاریخ کے ذریعے نقشہ کھنچا جاسکتا ہے۔ایک مخصوص ثقافت میں پیدا فرد اسی ثقافت میں لپٹا نظر آتا ہے۔

۵۔ کائنات کی فطرت کو جدید سائنس کی طرف سے دکھائے جانے والا تاثر کی وجہ انسانی اقدار کیلئے کوئی بھی کائناتی نظام مافوق الفطرت وجود ناقابل قبول ہے۔

۶۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ وقت دینیت، معبودیت اور جدیدیت اور کئی قسم کی نئی سوچ کے لئے گزر چکا ہے۔[۳۰]

1933 کے منشور کی سب سے واضح خصوصیت منشور کا مخالف مذہبی لائن کا تحفظ تھا:

1933 میںhumanistsیقین رکھتے تھے کہ روایتی دینیت خاص طور پر خدا کا دعا کاسننا اور ان کی دعاؤں کا سمجھنا اور اس کا انکو افراد کے لئے دیکھ بھال کے قابل بنانا ایک دقیانوسی اور غیر ثابت شدہ ایمان ہے۔ان کا خیال تھا روایتی عقیدہ یا مذہب جس میں وحی، خدا، مذہبی رسومات وغیرہ شامل ہیں انسانی ذات کے لئے نقصان دہ ہیں۔ لا دینیت کی حیثیت سے ہم انسانوں سے شروع کرتے ہیں نہ کہ خدا سے،اور فطرت کو مانتے ہیں نہ کہ کسی معبود کو۔[۳۱]

ہیومنزم کے حامیوں (Humanists) کا مذہب کی طرف نقطہ نظر

برطانوی انسان ایسوسی ایشن کی طرف ہیومنسٹ (Humanists) کا مذہب کی طرف نقطہ نظر کچھ اس طرح ہے:

> Humanists خدا کے وجود پر یقین نہیں کرتے۔اور دنیا میں کسی بھی مافوق الفطرت قوت ہونے کے خلاف ہیہ وضاحت کرنے کے لئے ارتقاء کا سائنسی نظریہ کو ترجیح دیتے ہیں کہ ہم یہاں کیوں ہیں اور یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ "خدا نے ہر چیز کو پیدا کیا" تو خدا کو کس نے پیدا کیا۔

Humanistsاپنی زندگی کے لئے ذمہ داری قبول کرتے ہیں.ان کا خیال ہے کہ ہمارے اعمال کی رہنمائی اور فیصلہ کرنے کے لئے کوئی خداداد قوانین نہیں۔ لیکن انسانوں پر پوری دنیا کی ایک ذمہ داری ہے۔ ہم کسی دوسرے جاندار کے مقابلے میں زیادہ اعلی درجے کی مخلوق ہیں: ہم میں افہام وتفہیم، وجہ، اور احساسات کی منفرد صلاحیتیں ہیں .اس کی وجہ

سے اس حقیقت کا سامنا کرنا ہوگا کہ بنی نوع انسان کا مستقبل اور قدرتی دنیا مردوں اور عورتوں کے ہاتھ میں ہے نہ کہ قسمت یا خدا کے۔

Humanistsاس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ انسانی جسم ایک عجیب حیاتیات ہے، جب یہ کام کرنا بند کرتا ہے تو انسان مر جاتا ہے اور کوئی مزید وجود نہیں ہو سکتا۔ کچھ لوگوں کے لئے یقین کرنے کے لیے اطمینان بخش ہے کہ مستقبل کی زندگی میں خاندان اور دوستوں کے ساتھ کے دوبارہ اکٹھے ہو جا ئیں مگر" آخرت" کاتصور ایک تمنا ئی سوچ لگتا ہے اور جہاں تک Humanists کا اس بارے میں تعلق ہے خود اور مستقبل کی نسلوں کے لئے تو وہ "یہاں اور اب" کی سوچ ہے.

Humanists کسی بھی حتمی جوابات کا دعوی نہیں کرتے .وہ کہتے ہیں دنیا کو سمجھنے کے لیے اور اس میں کیا اہم ہے اس کے لیے ہم فطرت کی کھلی کتاب پر نظر رکھتے ہیں نہ کہ "وحی" کی بند کتاب پر۔ سائنس اور اخلاقیات، دریافت اور حیرت کا جاری عمل ہیں، تو ایک ہمیشہ نئے خیالات پر غور کرنے کے لئے تیار ہونا چاہئے.

Humanistsاچھائی کی توقع رکھتے ہیں! خدا پر ایمان لوگوں کے لئے ایک طاقت اور مدد ہے، اور ہمیں کوئی خواہش نہیں کہ اس کی حمایت کو نقصان پہنچا کر ان لوگوں کو خطرہ یا تکلیف دیں .تاہم، ہم سختی سے اسکولوں میں مذہب کے بارے میں بچوں کی تعلیم پر اعتراض اٹھاتے ہیں۔ہم توقع کرتے ہیں کہ مذہب کا مطالعہ میں وہی طریقہ استعمال کیا جائے گا جو کہ سائنس یا تاریخ کے مطالعہ میں ضروری تصور کیا جاتا ہے.

Humanists صحیح اور غلط کے بارے میں فکر مند ہیں۔ اگرلوگ ہم آہنگی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو ہر معاشرہ کو ضابطہ اخلاق کی ضرورت ہوتی ہے. لیکن ہم یقین رکھتے ہیں کہ اخلاقیات خود کے ہمارے اندر سے آتے ہیں نہ کہ "خدا" سے۔ لوگوں کے ساتھ انفرادی خیر سگالی اور سماجی ذمہ داری کے ساتھ رہنا، رحمدلی اور مروت ہے۔ اخلاقیات ممکن ہے کیونکہ انسانوں میں ذمہ داری کا احساس ہے اور ہمیں ضابطہ اخلاق پر کام کرنا ہے۔ ماضی میں مذہبی تعلیم اور تعصب نے اخلاقیات کی انسانی بنیادوں کو

گھیرا ہوا تھا۔لیکن اب یہ ابھر رہا ہے اور اب اسکو ترقی دینے اور واضح طور پر پیش کرنے کی ضرورت ہے۔۳۲

Humanists کی یہاں دو خاص طور پر ذمہ داریاں ہیں:

۱۔ دوسروں کے ساتھ اپنا نقطہ نظر کا بیان کرنا۔اور یہ کہ سب سے زیادہ انسانی اقدار اور نظریات لوگوں سے آتے ہیں "خدا" کی طرف سے نہیں.

۲۔ یہ سیکھنا کہ بہترین کے لئے معاشرے پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرنا ان خطوط کے ساتھ کہ خود کام کرنا ہے۔ Humanists کہتے ہیں کہ ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں اس کے لئے ہم ذمہ داری قبول کرتے ہیں لیکن ماضی کے مذہبی اور متعصب اخلاق دوبارہ نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو ان کی مخالفت کریں گے۔ ہمارا نقطہ نظر افراد اور معاشرے کی فلاح و بہبود اور خوشی پر مبنی ہے۔ہم اپنے اور مستقبل کی نسلوں کے لئے اس دنیا کو بہتر اور محفوظ بناناچاہتے ہیں .ہم دوسروں کے ساتھ مل کرکام کرنا چاہتے ہیں۔بین الاقوامی امن کے لئے،، اور بھوک اور غربت، اور ہمارے قدرتی ماحول کے تحفظ کے لئے ہم کام کر سکتے ہیں.

Humanists مذہبی لوگوں سے کئی طریقوں سے مختلف ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم "خدا" سے مدد نہیں مانگتے اور نہ ہی جنت میں کسی اجر کی توقع کرتے ہیں .اس کے بجائے ہم خود پر اور دوسرے انسانوں پر انحصار کرتے ہیں، اپنا وقت اور توانائی اس دنیا کے لئے وقف کرتے ہیں جس میں ہم رہتے ہیں۔۳۳

ہیومنزم فلسفہ ہے مذہب نہیں:

مذہب کی لغوی معنی "راستہ" ہے، یعنی جس پر چلا جائے

یہ عربی لفظ "ذ - ھ - ب" سے مشتق ہے، جس کی معنی جانا(چلنا)، گزرنا یا مرنا یا راہ اختیار کرنا۔۳۴

اسی لئے ائمہ اسلام کے اصطلاح میں لفظ مذہب "راستہ یا مسلک" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے.

اسلام نے مذہب کے لیے دین کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
إِنّ الدِّنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (35)
ترجمہ: اللہ کے نزدیک حقیقی دین اسلام ہی ہے۔

اگرچہ ہمارے ہاں عام طور پر اسلام کو مذہب کہا جاتا ہے تاہم قرآن مجید میں اسلام کے لیے "مذہب" کا لفظ استعمال نہیں ہوا، بلکہ اس کے لیے ہمیشہ "دین" کا لفظ ہی استعمال ہوا۔

عربی میں دین کے معنی، اطاعت اور جزا کے ہیں۔ راغب اصفہانی لکھتے ہیں: الطاعۃ والجزاء ''دین، اطاعت اور جزا کے معنی میں ہے۔ اور اسکا اطلاق شریعت پر بھی ہوتا ہے۔۳۶ شریعت کو اس لیئے دین کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی اطاعت کی جانی چاہئے۔'' ہیومنزم مذہب نہیں کیونکہ اس میں مذہب کا پورا خاکہ یعنی مراسمِ عبودیت یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کا تصور سرے سے ہے ہی نہیں۔

فلسفہ اور ہیومنزم

فلسفہ حقیقت، وجود، علم، اقدار، دماغ، اور زبان کا عمومی اور بنیادی نوعیت کا مطالعہ ہے۔۳۷

لفظ فلسفہ یونانی لفظ فلوسوفی یاphilosophia سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے حکمت سے محبت یا حکمت سے دوستی۔۳۸

فلسفہ کسی بھی شيء کے متعلق اٹھنے والے بنیادی سوالات کا عقلی دلیل سےجواب فراہم کرتا ہے۔ اب اگر تاریخ ہو تو فلسفہ تاریخ، اگر اخلاق ہو تو فلسفہ اخلاق، اگر وجود ہوتو فلسفہ وجود کہا جاتا ہے۔۳۹

یعنی فلسفہ علم و آگہی کا علم ہے، یہ ایک ہمہ گیر علم ہے جو وجود کے اعراض اور مقصد دریافت کرنے کی سعی کرتا ہے۔

ہیومنزم اخلاقی، روحانی، علمی اور سیاسی فلسفہ کی وسیع قسم ہے جس میں انسانی مفادات، اقدار اور وقار غالب ہے ۔ہیومنزم ایک فلسفیانہ اور اخلاقی موقف ہے جو کہ انفرادی اور

اجتماعی طور انسانوں کی نمائندگی اور اقدار پر زور دیتا ہے اور کسی بھی قسم کے عقیدے کے متعلق تنقیدی سوچ رکھتا ہے اور اصطلاحات یہ مسلسل فکری تحریکوں کا نام ہے۔[۴۰]

عام طور پر ہیومنزم انسانی آزادی اور ترقی کے کچھ تصور کی توثیق کرتی ہے ہیں دور جدید میں ہیومنزم سیکولرازم سے منسلک ایک نقطہ نظر ہے جس میں دنیا کو سمجھنے کے لئے وحی یا مذہب کے بجائے سائنس ایک ذریعہ ہے۔[۴۱]

ہیومنزم مذہب کے بغیر زندگی کا ایسا فلسفہ ہے جس میں ہماری قابلیت اور ذمہ داری ہمیں اخلاقی اور بامعنی زندگی کا راستہ دیکھاتی ہے۔اور اس قابل بناتی ہے کہ انسانیت کے لیے اچھا بن سکیں۔[۴۲]

Corliss Lamont ہیومنزم کے فلسفے کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

"پہلی بات یہ کہ ہیومنزم کسی مافوق الفطرت یا مذہب پر یقین نہیں رکھتا۔یعنی مذہب سے اسکا کوئی تعلق نہیں۔

دوسرا یہ کہ ہیومنزم سائنس کے قوانین اور حقائق سے اخذ شدہ فلسفہ ہے۔ ہمارا ذہن اور دماغ، جسم اور شخصیت ایک ناقابل تقسیم وحدت کے طور باہم مربوط ہیں اس لیے مرنے کے بعد دوبارہ ہوش میں آنا ناممکن ہے۔

تیسری بات یہ کہ اگر ہیومنزم کا کوئی مذہب ہے تو وہ انسانیت ہے۔حتمی ایمان بنی نوع انسان ہی ہے۔ انسان کے پاس اپنے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت اور طاقت ہے اوراس سب کے پیچھے سائنسی طریقہ اور وجوہات ہیں۔

چوتھی اہم بات ہیومنزم، عالمگیر جبریت جیسے تمام نظریات کی مخالفت کرتا ہے۔انسانوں کو پسند اورعمل کی حقیقی آزادی ہے اور وہ اپنی قسمت خود بناتے ہیں۔

پانچواں بنیادی نقطہ یہ ہے ہیومنزم اخلاقیات پر یقین رکھتا ہے اس سے دنیاوی خوشی، آزادی، اور ترقی حاصل کرتا ہے۔قطع نظر قوم، نسل، یا مذہب کے۔

ایک اور اہم نقطہ یہ کہ ہیومنزم کے فلسفے میں کہ فرد کمیونٹی کی فلاح و بہبود میں اہم کردار ادا کر کر ہی اچھی زندگی گزارتا ہے اور اس سے اسے تسکین ملتی ہے۔مطلب یہ ہوا

کہ مذہب کا یہاں کوئی عمل دخل نہیں۔

ساتویں بات، ہیومنزم آرٹ کی وسیع ترین ترقی اور خوبصورتی کے بارے میں شعور میں یقین رکھتا ہے اس میں فطرت کی تعریف بھی شامل ہے اور یہ جمالیاتی تجربہ تمام لوگوں کی زندگیوں میں ایک وسیع حقیقت بن سکتا ہے.

آٹھویں یہ کہ ہیومنزم ایک دور رس سماجی پروگرام جمہوریت، دنیا بھر میں قیام امن کے لئے کھڑا ہے۔

نویں اہم بات ہیومنزم سائنسی طریقہ کار کے مکمل سماجی عمل میں یقین رکھتا ہے؛ اور اس طرح، اقتصادی، سیاسی، اور ثقافتی زندگی کے تمام شعبوں میں جمہوری طریقہ کار کے ساتھ ساتھ اظہار کی مکمل آزادی پر یقین رکھتا ہے۔

آخری بات یہ کہ ہیومنزم کوئی عقیدہ یا مذہب نہیں بلکہ سائنسی طریقہ کار کے مطابق ایک ترقی پذیر فلسفہ ہے۔[۴۳]

خلاصہ:

ہیومنزم صرف فلسفہ سائنس پر یقین رکھتا ہے نہ کہ مذہب پر۔اور موت کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ چنانچہ ہیومنزم نہ تو مذہب ہے اور نہ کسی مذہب پر یقین رکھتا ہے۔ بلکہ یہ فلسفہ ہے۔ہیومنزم کا کوئی مذہب ہے تو وہ انسانیت ہے۔حتمی ایمان بنی نوع انسان ہی ہے۔ انسان کے پاس اپنے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت اور طاقت ہے اوراس سب کے پیچھے سائنسی طریقہ کار ہیں ہیومنزم مذہب کے بغیر زندگی کا فلسفہ ہے جس کامرکز و محور انسان ہے۔ اس کا مقصد خود پر اور دوسرے انسانوں پر انحصار کرنااور اپنا وقت اور توانائی اس دنیا کے لئے وقف کرنا ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔ ہیومن ازم دراصل ایک ملحدانہ نظریہ ہے جس کے مطابق انسان کو خدا کا ذکر چھوڑ کر اپنی سرگرمیوں کا محور و مرکز بس 'انسان' کو ہی سمجھنا۔ لہٰذا یہ مذہب کا الٹ ہوا نہ کہ مذہب۔

حوالہ جات

۱۔ *انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا*، بضمن لفظ Humanism

۲۔ مارکس کائیکرو (Marcus Cicero) 3 جنوری 106 قبل مسیح میں روم میں پیدا ہوا۔7 دسمبر 43 قبل مسیح کو فوت ہوا۔یہ رومی فلسفی، سیاستدان اوروکیل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مقرر بھی تھا۔

۳۔ بومن رچرڈ،(Bauman Richard), *Human Rights in Ancient Rome*،(لندن،کالاسکل مونو گراف پریس،۲۰۰۰ء)ص ۲۱۔۲۷۔

۴۔ نیکولیس والٹر، (Nicolas Walter), Humanism - *What's in the Word* (لندن،ریشنیلسٹ پریس ایسوسی ایشن،۱۹۹۷)،ص ۱۳۔۱۸

۵۔ http://www.Britishhumanists.org , definition of Humanism (تاریخ ملاحظہ جون ۲۰۱۵،۱ بجے دن)

۶۔ Text of Humanist Manifesto http://www.Amricanhumanists.org(تاریخ ملاحظہ نومبر۲۰۱۵،۱ ابجے دن)

۷۔ Gelliusاٹلی کا ماہر لغت دان تھا۔125 میں پیدا ہوا اور 180 میں وفات پائی۔

۸۔ ایلس گیلیوس، (Aulus Gellius), *Attics Nights* (اٹلی،سن اشاعت نامعلوم) ص ۱۷۔

۹۔ نیکولس من، (Nicholas Mann), *The Origion Of Humanism,* (لندن، کیمرج یونیورسٹی پریس،۱۹۹۶)، ص۱۔۲

۱۰۔ پال آسکر، Renaissance Thought: The Classic, scholastic and Humanist Strains ,(Paul Oskar)نیویارک ،ہارپر اینڈ رو پریس،۱۹۶۱)ص ۹۔

۱۱۔ نیکولس من، (Nicholas Mann), *The Origin Of Humanism,* (لندن، کیمرج یونیورسٹی پریس،۱۹۹۶)، ص۱۔۲

۱۲۔ *Michelangelo*(1475 -1564)اٹلی کا شاعر،پینٹر اور انجنیئر تھا۔مغربی فن کو ترقی دینے میں اس کا کافی اثر تھا۔نشاط ثانیہ کی تحریک کا اہم نمائندہ تھا۔اور ہیومنزم کا حامی تھا۔

۱۳۔ (Leonardo Da Vinci) (1452 -1519)اٹلی کا مشہور موجد، پینٹر، مجسمہ ساز اور فن تعمیر میں مہارت رکھتا تھا مشہور پینٹنگ مونا لیزا کا خالق تصور کیا جاتا ہے۔اسکے علاوہ سائنس دان، تاریخ دان،ادیب اور ماہر فلکیات تھااور نشاط ثانیہ کا محرک اور ہیومنزم کا حامی تھا۔

۱۴۔ Galileo(1564 -1642) اٹلی کا ماہر فلکیات، طبیعات دان،انجنیئر ،فلسفی اور ریاضی دان تھا نشاط

ثانیہ کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا۔

۱۵۔ (Shakespeare(1564 -1616) انگلش شاعر،ڈرامہ نگار،اور اداکار تھا۔انگریزی زبان کا مشہور و معروف مصنف تھا۔۔

۱۶۔ کریگ ڈبلیو کیلن ڈروف، Introduction to Humanist Humanist Educational tre (craig W, Kallendorf)،(لندن،ٹاٹی رینی ساں لائبریری، ۲۰۰۲) ص ا۔۴

۱۷۔ پال آسکر، Renanissance Thought ll: paper on Humanism and Art ,(Paul Oskar ((نیویارک ،ہارپر ٹارچ بکس پریس،۱۹۶۵)ص ۱۷۸۔

۱۸۔ (Petrarch اٹلی چرچ کے اعلیٰ حکام میں سے تھا۔ہیومنزم کا زبر دست حا می تھا بلکہاسکو "Father of Humanism بھی کہا جاتا ہے

۱۹۔ salutatiایک وکیل تھا اور Petrarch کا شاگرد تھا۔اٹلی سے تعلق والا سالوتاتی ہیومنزم کا حامی اور ہیومن Activist تھا۔

۲۰۔ جیمز ہانکنز، *Plato in the Italian Renaissance,* (James Hankins) (نیویارک، کولمبیا سٹڈیز کلاسک ٹریڈیشن پبلیشرز ،۱۹۹۰)،ص۴۹۔

۲۱۔ برکے پی، *The Spread of Italian Humanism* ,(Burke P)،(لندن،گڈ مین اینڈ امیک کی پریس،۱۹۹۰) ص ۲

۲۲۔ گینوزو منیٹی، *On the Diginity of Man ed and trans by Bernard Murchland* (Giannozzo Manetti)،(نیویارک، انگر، ۱۹۶۶)،ص ۹۔

۲۳۔ نکولو میکیاولی اٹلی کے مشہور تاریخ دان، سیاستدان، ڈپلومیٹ، فلسفی،مصنف اور ہیومنزم کے حامی تھے۔ان کو جدید پولیٹیکل سائنس کا بانی بھی کہا جاتا ہے۔میکیاولی 3 مئی 1469 کو پیدا ہوا اور 21 جون 1527 کو فوت ہوا۔

۲۴۔ سر تھامس مور انگلینڈ کے مشہور وکیل،فلسفی اور رینی سان ہیومنسٹ تھے۔اور ہنری ہشتم کے کونسلر بھی تھے۔اور 1529 سے 1532انگلینڈ کے چانسلر بھی رہے 7 فروری 1478 کو پیدا ہوا اور 6جولائی 1535 کو فوت ہوا۔

۲۵۔ ہاس ایس اور میلٹ بائے، *A History of European Society* ,(Hause S & , Maltby)،(شکاگو، شکاگو بکس ۲۰۰۱) جلد ۲ ص ۲۴۴۔۲۴۵

۲۶۔ ڈیوس ٹونی، (Davis Tony), *Humanism*, (نیویارک، یونیورسٹی پریس،۱۹۹۷)ص ۱۷۱

۲۷۔ ڈیوس ٹونی، (Davis Tony), *Humanism*, (نیویارک، یونیورسٹی پریس،۱۹۹۷)ص ۲۸

۲۸۔ چارلس لمونٹ 1902 میں پیدا ہوا اور 1995 میں فوت ہوا۔وہ مشہور امریکی فلسفی اور ایڈوکیٹ

تھا۔ہیومنزم کا حامی تھا اور ہیومنزم کے لئے کئی کتابیں لکھیں

۲۹۔ چارلس لمونٹ، The Philosphy of Humanism,(corliss Lamont)،(نیویارک،روز پبلیشرز،۱۹۷۷)ص ۱۱۶

۳۰۔ http://www.jjnet.com/archives/documents/humanist.htm (تاریخ ملاحظہ،مئی ۱۳، ۲۰۱۵، ایک بجے)

۳۱۔ پیٹرک گلین، (Patrick Glynn), *God: The Evidence*, (کیلی فورنیا، پرائمہ پبلیشنگ،۱۹۹۷) ص ۶۱

۳۲۔ http://www.Britishhumanists.org (تاریخ ملاحظہ جون ۲۰۱۵،۱ بجے دن)

۳۳۔ http://www.Britishhumanists.org , (تاریخ ملاحظہ جون ۲۰۱۵،۱ بجے دن)

۳۴۔ ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، *المنجد:* (لاہور،مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور س ن)صفحہ ۲۶۶

۳۵۔ القرآن: ال عمران 19:3

۳۶۔ راغب اصفہانی، *مفردات قرآن کتاب الدال مترجم: محمد عبد اللہ فیروزپوری*،(لاہور، اسلامی اکادمی لاہور 1319ھ)جلد 1 ص ۳۸۰

۳۷۔ اے۔سی۔گرے لنگ، (A.C. Grayling,) ، *Philosophy* (لندن،آکسفورڈ ' یونیورسٹی پریس، ۱۹۹۹)جلد ۱ ص۱

۳۸۔ *'Online Etymology Dictionary"*. www.Etymonline.com. تاریخ ملاحظہ اگست ۲۰۱۵،۱ بجے دن)

۳۹۔ اینتھونی کوئنٹن(Anthony Quinton) *The ethics of philosophical practice"* (آکسفورڈ،آکسفورڈ ' یونیورسٹی پریس، ۱۹۹۵)ص ۶۶۶

۴۰۔ نیکولیس والٹر، (Nicolas Walter) *Humanism - What's in the Word,* (لندن،ریشنلیسٹ پریس ایسوسی ایشن،۱۹۹۷)ص ۹۵۔۱۶۷

۴۱۔ <http://iheu.org/humanism/the-amsterdam-declaration/> Amsterdam Declaration 2002 (تاریخ ملاحظہ جون ۲۰۱۵،۱ بجے دن)

۴۲۔ www.amricanhumanist.org definition of Humanism (تاریخ ملاحظہ جولائی ۲۰۱۵،۱ بجے دن)

۴۳۔ چارلس لمونٹ،The Philosphy of Humanism,(corliss Lamont)،(نیویارک، روز پبلیشرز، ۱۹۷۷ء)ص ۱۳۔۱۵۔